منشور رسولاں بمہ محتاج بخشا تم | | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | | توریت بلا توریہ بچن بنجیر | | گریاں منشی شیر بر در محمدؐ

منشورِ محمدی

۱۲۹۹

فرمان رسولاں سے ہوا نام منور | | توقیع خطابت منشور محمدؐ | | توریت دہم انجیل پر افتاد بنجیر | | چوں گشت مہم یاد منشور محمدؐ

نمبر ۱۲ | مطبوعہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۹۹ ہجری مقام بنگلور | جلد ۱۱

مثنوی عیش

مثنوی جب حمد و ثنا ہی | جو کشور فقر و بقا ہے
عالم ہی قدیر ہی اور ہے | سلطان قدم و ابد ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مریض صادق
خلاق زمین و آسمان ہی | وہ غائبن و شاہد عیان ہی
پیدا ہوئے ایک لفظ کن سے | اظہار ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی
خالق پہ چیز کا دہی ہے | صنعت پر چیز بین رہی ہی
اقوال حکیم لایزالی | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کیا لکھوں ثنای ایزدی کی | ارشاد نبی ہی ما عرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک

ای مثل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ
جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہی | خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہی | وہ علت غائی جہان ہے
ای خامہ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی سے اوصاف
جب سے لکھا یہ رشک گلزار | نظروں میں ہی گرمی جہاں کے اجزا
جو فضل و شرف اسے بجا ہی | ہمنام جناب مصطفےٰ ہے
نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر | ہی پیش مسیح نیلگ اختر
کرتا ہے بقلب زار و ناشاد | منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب سنو الف | بے شبہ ہی افسر صحایف
عمدہ خبرین نفیس مضمون | ہر لفظ ہی رشک در مکنون
ہر سال روپیہ پانچ جو دے | اس کو ہر لہا کو وہ لے

پر شرط ہی پیشگی کی ای یار
سال و مہ و روز و شب الٰہی
اس نظم کو کر چکا جب ارقام
مابعد سے کچھ نہیں سروکار
ہو اسکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی رکھا نام

جواب نور افشان

قولہ عہد نامہ حدیبیہ **اقول** صاحب نور افشان نے بسم اللہ ہی غلط کی لفظ حدیبیہ کو عین سے لکھنا انکی عین خطا ہے نہ مانو غیاث اللغات دیکھ لو یہ وہ ہی مثل ہوے کہ بارہ برس دہلی مین رہے اور پہاڑ جھونکا کہنے یقین ہے کہ جنے اس اخبار کے عنوان کو دیکھا ہوگا ذالک مبلغھم من العلم ضرور زبان پر لایا ہوگا۔ ادنی درجہ کے طالب علمون کا بھی املا اس سے بہتر ہوگا تعجب تو یہ ہے کہ اڈیٹر صاحب اک قوم کے امام کہلاتے ہین اور املا تک درست نہین کرتے جب اون کا یہ حال ہے تو اون کے چیلون کا کچہ پوچھنا ہی نہین ہے مجھے اسوقت جناب مرزا موند جنکا ایک مضمون یا دو آیا ہے کہو تو کہدون مین نہ کہون گا مگر اوسکا نشان بتلاؤ جسکا عنوان یہ ہے۔ (اڈیٹر نور افشان کے لیاقت کا اندازہ) دیکھو اخبار نامدار منشور محمدی نمبر ۳۰ جلد ۶۔ کیون نہ ہوگے کیسا برجستہ مضمون مطبوع ہوا ہے اور زیادہ تر تعجب یہ کہ خوش نویس صاحب مطبع نے بھی اس غلطی کے اصلاح نفرمائے ہین دو وجہ معلوم ہوتے ہین اول یہ کہ خوش نویس صاحب کو اڈیٹر صاحب سے غلطیان مشتہر

قولہ ہمارا منشور ہے دوسری یہ کہ شاید یہ تمام خانہ آفتاب ہی ہو۔ **قولہ** حضرت نے اصحابون کو فرمایا کہ چلو جلدی کرو جج کرین الخ۔ **اقول** پیغمبر صاحب نے خواب دیکھا کہ مکہ مین داخل ہوے اور عمرہ ادا کرلے یہ خواب صلح حدیبیہ کے سال آیندہ مین پورے ہوے جیسا کہ سورۂ فتح مین مذکور ہے لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق۔ تا آخر۔ اب یہ عبارت صاحب نور افشان نے کہ چلو جلدی کرو مکرر سہ کرر نہین معلوم ہوتا کہ کس کتاب اسلام سے تحریر کیا ہے چاہیے کہ اوسکا حوالہ دین **قولہ** اور شعر پڑہتے ہوے اور لبیک کہتے ہوے مدینہ مین پہونچے۔ الخ۔ **اقول** یہ آپکی دوسری عین خطا ہے اسلئے مکرر سہ کرر عبارت اور شعر خوانی لکھی گئی ہے اور لبیک کو تو سب مسلمان جانتے ہین اتنا تو مین بھی کہون گا کہ جنکو صحت تلفظ تک میسر نہین اور املا درست نہ ہو تو وہ لوگ مضمون کتب اسلامیہ کا کیا خاک سمجھتے ہونگے ہان سمجھین یا نہ سمجھین نوکری کا فرض تو ادا کرتے ہین اور اخبار منشور محمدی کا مقابلہ کر کے نہ امت تو اوہاتے ہین یہ کیا تہور ہے۔ **قولہ** سہیل کو حضرت کے پاس بھیجا کہ ہم صلح کرنے چاہتے ہین الخ **اقول** این ہم غنیمت است۔ اگر یہ لکھدیتے ہین کہ حضرت نے بھیجا تو مین کیا کرتا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اس بات پر صلح کرتا ہے تو ای سہیل۔ اسکی عوض میں نے لکھدیا۔ بہت اچھا ہماری بھی بڑی خوشی ہے پس کہا اسنے اسبات پر کہ لوٹ جاؤ تم اور پر اشہد

اپنے کے پیچھے چلے جاؤ اپنے قدمون پر اور ذبح کردیجی
کو جہان روکے گئے ہو اور نہین تمکو اختیار کہ تجاوز
کرو اور جاؤ قربانی کے جگہہ پر اور صلح درمیان
ہمارے اور تمہارے دو برس تک کہ بعض ہمارے
بعض کے طرف سے امن مین ہون بشرطیکہ جگہ
دو تم اوسکو کہ بھاگ آوین ہم مین سے تمہارے
طرف ان دو برسون مین پس فرمایا آنحضرت نے
کیا فائدہ ہے مجھ کو اگر کرون مین یہ کام کہا سہیل
نے ہم خالی کردین گے واسطے آپ کے مکہ کو آیندہ
سال مین تین دن تک۔ نور افشان ضیا اس
غرض سے صلح نامہ لکھا گیا ہے ایں مقام چھوڑدینے
سے آپ کی دیانت داری پائی جاتی ہے۔ پس
کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ کیون
مجھ کو اللہ تعالی فدا آپ پر کیا شرط کرتی ہین آپ
ان سے یہ کہ نہ قبول کرو مسلمان کو جو آوے پاس
آپ کے نکل کر انمین سے فرمایا آپ نے خاموش
رہو ای عمر اور دوسرے شرط کی سہیل نے آنحضرت
سے یہ کہ جو آجاوے پاس ہمارے تمہارے اصحاب
مین سے ہمارے موافقت کے ارادے سے
وہ واسطے ہمارے ہے نہ کہ دین ہم اوسکو اور
جو ہمارا شخص آوے پاس تمہارے تو لوٹا دو تم
اوسکو طرف ہمارے پس عرض کی حضرت عمر رضہ عنہ
نے کہ نہ کیجئے یا حضرت یہ کام پس آنحضرت طرف عمر
بن خطاب کے اور فرمایا ای عمر جو شخص ارادہ
کریگا ہمسے ملنے کا ان مین سے تو عنقریب کریگا اللہ

تعالی واسطے اوسکے اور ہمارے پہنچارا اور دلاسہ اور
جو جاویگا پس اون ہمارے طرف سے پس دور کیا
اوسکو اللہ تعالی نے اور وہ اولی ہے ساتھ کفر
کرنے والے اور شرک کرنے والے کے پس بھاگ
گئے اوسوقت حضرت عمر کہ جو سوچا ہے آنحضرت نے
وہ ہی بہتر اور افضل ہے دیکھو فتوح العرب۔ اسکے
بموجب بموجب طریقہ عیسوی کے آپ نے لکھدیا کہ حضرت
عمر نے حضرت کے پاس جاکر صاف کہا کہ آپ پیغمبر خدا
نہین۔ آپ کو اتنا خیال بھی نہین ہے کہ پرچہ دستور
افشان کو کوئی چھوتا ہوا مسلمان دیکھ کر ہمارے
اوپر قہقہہ مارینگا۔ قولہ جب صلحنامہ حضرت نے
علی کے ہاتھ سے لکھوانا شروع کیا الخ اقوال
بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جگہہ جو بسمک اللھم لکھا
گیا اسمین آپ کیا قباحت سمجھتے ہین اسمین وجہ
پائی جاتی ہین یا تو فہم کا قصور ہے یا آپ نے
قدما کی تقلید کرکے ان لکھے رد کرنا کی بیجا
ہے مگر مجھ کو اسکی چندان شکایت بھی نہین ہے
کیونکہ عیسائیون کا قاعدہ مشہور و معروف ہے
کہ بیبل مقدس کو اللہ کا کلام بھی کہا کرتے ہین
اور تحریف بھی کرتے رہتے ہین ان کے نزدیک
کتب مذاہب غیر مین تحریف کرنا کیا بری بات ہے
اب آپ شاید فرمائین کہ ہم نے کس جگہہ تحریف
کی ہے تو اسکو بھی سنلو آپ نے ایک ہی لفظ
مین تین بار تین جگہہ : ثبوت تثلیث تحریف کی
ہے۔ (بسمک اللھم) یہ لفظ اللھم ہے پادری صاحب

منشور محمدی نمبر ۲ جلد ۲۱ ۔ ۔ ۔

صاحب نور افشان نے ہماری اس مضمون کو ضرور انصاف
کے نظرون سے دیکھین گے اور صیم صاحب کو زور
کے ساتھ متنبہ کرین گے کہ ایسے بودہ مضامین سے
عیسائی مذہب کی تہاک متصور ہے قولہ مسیحی دین
کو ہندومت سے کچھ قدرتی مناسبت کہنا چاہیے اور
مذہب اسلام سے مبائنت اس معاملہ مین صرف اسقدر
کہنا کافی ہے کہ مسیحی دین کا یہ ایک بڑا پختا اصول
ہے کہ خدا مجسم ہوا ہندومت بہی اس سے منکر نہین مگر
اسلام اس کا قایل نہین فرض کے طور پر اسوقت
اسکو مان لینا چاہیے کہ اسلام وحدت محض کے
سمجھنے مین غلط کاری ہی کیون نہ کرتا ہو لیکن کسی
نے آجتک ثابت کرکے نہین دکہلایا کہ اسلام اور
عیسائی دین مین مناسبت نہین کچھ ہی کیون نہ ہو
اسلام نے روشنی کے موجودہ زمانہ مین بہی خدا
کے قادر مطلق اور محدود و لامحدود ہونے کو
نہین سمجھا فتدبر۔ اقول صیم صاحب فرماتے
ہین کہ عیسائی دین کو ہندومت سے اسواسطے مناسبت
ہے کہ مسیحی بہی خدا کا مجسم ہونا مانتی ہین اور ہندو
بہی خدا کی تجسیم کے قایل ہین اور مسلمانون کے
مذہب سے اسواسطے عیسائی دین کو مناسبت نہین
کہ اسلام خدا کی مجسم ہونے کا قائل نہین ہے۔
الحمدللہ کہ صیم صاحب نے ایسا اصول قایم کیا
کہ گویا طول وطویل مباحثون سے صاف ہی پیٹ
دی اور الخصوص مسلمانون پر بڑا احسان کیا
کہ ان کو خدا کی مجسم ماننے سے بری رکہا۔ اب ہم
غیمت ہست۔ اس موقعہ پر ہم دو تین باتین منصف
ناظرین کے خدمت اقدس مین عرض کرنا چاہتے ہین
اول یہ کہ جب ہندو مذہب عیسائیون کے نظرون
مین بہی صرف اسواسطے کہ اسمین خدا کو مجسم مانا گیا
ہے قابل تردید خیال کیا گیا ہے جیسا کہ صاحب
تحقیق دین حق اور دوسرے منصفین عیسائی المذہب
نے بڑے زور و شور سے ذکر کیا ہے تو اب بقول
صیم صاحب عیسائی مذہب کو کیا خیال کرنا چاہیے۔
جس نقص اور عیب کے واسطے ہندون کا مت مین
قرار دیا جاتا تہا جب وہی نقص اور عیب بقول صیم
صاحب خود دین پولوسی مین بہی پایا جاتا ہے تو
پہر دین ہنود پر معترض ہونا سراسر فضول اور لغو
ہے اہل ہنود کو خوش ہونا چاہیے کہ صیم صاحب نے
اونکی سرون سے ایک بہاری بلا ٹال دی اب
دنیا عیسائیون کو دین ہنود پر معترض ہونے سے
بالکل متحذر رہنا چاہیے۔

دوسرا یہ کہ جب بقول حضرت صیم صاحب در
اصل بہی یون ہے عیسائی مذہب مین خدا کو مجسم مانا
گیا ہے تو پہر اوسکو سچا مذہب کیونکر کہا جاوے
کیونکہ جس مذہب کے اصولون مین خداوند کریم
کو کہ جسکی ذات پاک نقص و تجسیم اور تحدید سے
بالکل مبرا اور پاک ہے مجسم مانا گیا ہے اوسکو سچا
اور نجات دہندہ مذہب کیونکر تسلیم کیا جاوے
کیا عقل اسبات پر شہادت دیتی ہے کہ نعوذ باللہ
خدا مجسم ہے۔ یا انسانون کی فطرت اس امر کو

مانتی ہے کہ خداوند کریم دائرہ تجسیم اور احاطہ تحدید
مین متدایر اور محاط ہوسکتا ہے نعوذ باللہ
من ہذا الخرافات ۔ کیا تماشے کی بات ہے کہ مذہب
اسلام کو عیسائی اسواسطے مبنی اور صادق نہین
جانتے کہ اوسکی اصولون مین کوئی ایسا اصول
نہین کہ جسمین خدا کو مجسم مانا گیا ہو اور دین
عیسائی اسواسطے صادق اور مبنی ہے کہ اوس خداوند
کریم کو مجسم مانا جاتا ہے اگر اسی اصول پر کسی دین
کی سچائی اور صداقت کا خاتمہ ہے تو پھر قصہ
ہی پاک ہے ہندومت والے کیا دنیا مین سوائے
اسلام کے اور ساری مذہبون والے خدا کی تحدید
اور تجسیم کے مصدق اور قائل ہین بت پرستی
اور اصنام تراشی خدا کی مجسم ماننے کا ہی طفیل
ہے ہم مختصر طور پر حضرت صمیم صاحب اور ان کے
معاون صاحب نورافشان کو دیا نسے خدشات
مندرجہ ذیل کے جوابات چاہتے ہین امید کامل ہے
کہ حضرت صمیم صاحب یا ان کے معاون ضرور اسطرف
توجہ مبذول فرماوین گے ۔ اول جسم کی تعریف یہ
ہے کہ وہ ایک ایسی شی ہو کہ جو طول اور عرض اور عمق
کے اعتبار سے خاص حدون اور دائرہ مین محدود
اور متدایر ہو جب خدا مجسم ہوا تو ضرور ہے کہ
اوسکی ذات مین بھی جسم کے شرائط اور قیود
پائے جائین جب شرائط اور قیود جسم خدا کے ذات
مین پائے جاوین گے تو خدا کا متدایر اور محدود
ہونا لازم آئیگا اور جب خدا متدایر اور محدود ہوگا
تو اسمین اور اور اجسام مین جو اوسکی پیدائش
اور خلقت ہین کوئی مابہ الامتیاز باقی نہ رہیگا
فقدان مابہ الامتیاز سے مخلوق اور خالق کا
ایک ہونا لازم آئیگا اور وہ صریح باطل ہے ۔
دوم یہ کہ مجسم مشکل ہی ہوتا ہے اور مشکل وہ
ہے کہ جو کسی خاص وضع اور رنگ پر موضوع
ہو جب خدا مجسم ہے تو ضرور ہے کہ کسی خاص وضع
پر مشکل ہو کیونکہ صورت بشکل جب تک نہ ہوگی
تب تک حالت تجسیم ظاہر نہین ہوسکتی جب خدا کی
کسی کوئی خاص صورت قرار دیجاویگی تو اسکا
مشکل ہونا لازم آئیگا اور وہ صریح باطل ہے ۔
سوم یہ کہ عیسائیون کا یہ عقیدہ کہ خدا مجسم ہوا
بہ حیثیت ذات ہے یا من حیثیت الصفات اگر
من حیثیت الذات ہے تو باطل ہے کیونکہ خدا کے
ذات پاک لامحدود ہے اور اجسام محدود لامحدود
کا محدود مین سماجانا محال ہے اور دوسرا یہ کہ
اس سے خدا کا محدود ہونا لازم آتا ہے کیونکہ
جو شئی محدود مین سماجائیگی وہ خود محدود ہوجائیگی
اور اگر من حیث الصفات ہے تو یہ بھی باطل
ہے کیونکہ جب ذات ہی مجسم نہین ہے تو صفات
جو کہ عین ذات ہین کیونکر مجسم ہوسکتے ہین ۔
چہارم یہ کہ خدا کی مجسم ہونی کی ضرورت اور
غایت کیا ہے اگر یہ کہ بلا مجسم ہونے کے خداوند
کریم اپنی عاجز مخلوق کو ہدایت نہین دی سکتا
تو اس سے خدا کا معذور ہونا لازم آتا ہے اور

اور وہ منافی قدرت ہے اور امر منافی قدرت کا
خدا کی ذات مین پایا جانا ناممکن اور محال ہے
پنجم یہ کہ تجسیم سی مجسم اور مجسم لہ مین لیئے خداوند
کریم اور اسمین کہ جسکی وساطت سے خدا مجسم
ہوا کوئی یا کسی قسم کا امتیاز باقی رہتا ہے یا نہین
اگر کوئی امتیاز باقی نہین رہتا تو اس سے ذات
اجسام اور ذات خدا کا توحد اور ایک ہونا
لازم آتا ہے اور وہ صریح باطل اور جہوٹ ہے
اجسام نہ تو من حیث الذوات خدا کی ذات پاک
سے ایک ہو سکتی ہین اور نہ من حیث الصفات
اجسام من حیث الذات محدود اور متدائر ہوتے
ہین اور من حیث الصفات ناقص اور محدود
اور محاط اور متدائر اور اگر کوئی قسم کا امتیاز
باقی رہتا ہے تو اس سے شرط تجسم دور ہوتی ہے
کیونکہ جب امتیاز ہی باقی رہا تو پھر تجسم کہان
موا تجسم ترتب ہی ظہور پذیر ہو سکتا ہے کہ
جب کوئی امتیاز باقی نہ رہے۔

ششم یہ کہ اگر خدا کے جسم ہونے کو صحیح اور
درست مانا جاوے تو اس سے لازم آتا ہے کہ
کہ خداوند کریم کا نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد
بقول ہنود (تجسیم صاحب ہی جسکی تصدیق اور
تائید کرتے ہین۔) مندرون اور سورون
مین خیال ہونا صحیح اور مطابق واقعہ خیال کیا
جاوے صورت حلول تو ایک ہی ہے۔ باقی آیندہ
رہتم تجسیم کا دوست فہیم۔

چند سوالات جواب طلب

جملہ پادری صاحبان کی خدمت مین لکھا جاوے
یا کالی) گذارش ہے کہ ہمکو موجودہ بیبل (مجموعہ
توریت و انجیل و زبور و صحایف انبیا وغیرہ) کی
نسبت اور نیز عقاید مسیحیون کے بارہ مین جو اسی
بیبل کی تعلیم ہے بعض واقعات مندرجہ بیبل
ہی کے معائنہ کرنے سے شکوک واقع ہوئے
ہین اور یہ شبہات ایسے ہین کہ بیبل ہی نے
ہمارے دلین پیدا کئے ہین اور اگر کوئی ان شبہات
کا بانی ہوتا تو شاید بیبل ان کو رفع کر دیتی
لیکن جبکہ بیبل ہی کے مطالع سے ایسے شکوک
پیدا ہوے جنکی سند خود بیبل ہے تو ایسی صورت
مین لازم آیا کہ پادری صاحبون کی خدمت مین
جو مجموعہ بیبل کی ہی وقتاً فوقتاً اصلاح کرتے
رہے ہین ان شکوک کو سوالات کے پیرایہ
مین پیش کیا جاے کیا عجب ہے کہ کوئی پادری
صاحب ہماری سوالات کا جواب معقول دیکر ہمارے
شکوک کو رفع فرماین۔ لے سنتے جائیے۔

سوال اول متقدمین و متاخرین سبکا اتفاق
اسبات پر ہے کہ کلام خدا مین کبھی غلطی واقع نہین
ہوتی۔ خصوصاً اس قسم کی غلطی کہ ایک ہی
کتاب مین جو آسمانی ہونے کا دعوے رکھتے ہو ایک
جگہ ایک واقعہ کو ایک طرح پر بیان کیا جائے
اور دوسری جگہ اسی کتاب مین اوسی واقعہ
کو دوسری طرح پر لکھا جائے۔ یہ کلام اللہ میان کا

نہین بلکہ اوسکی بندون کا ہے جو بھول چوک سے
پابند ہین وہ البتہ ایسا کر سکتے ہین کہ اول ایک امر کا
بندوبست کیا مگر جب اوس سے کام نہ چلا تو دوسرا
انتظام بدل لیا جیسا کہ لیجسلیٹو کونسل (بیان
قوانین) کا کام ہے علی ہذا القیاس آدمی ہی کو یاد
نہین رہتا کہ فلان واقعہ کو فلان وقت پر اوسنے
کیونکر اور کس پیرایہ مین بیان کیا تہا اور اسی
لئے آدمی بھول کر ایک امر کو دو طور پر بیان کر سکتا
ہے لیکن خداوند تعالی کی ذات بابرکات سے
یہ امور بالکل بعید ہین جیسا کہ علماء مسیحی کا بھی
یہی عقیدہ ہے چنانچہ پادری ڈاکٹر فنڈر صاحب
نے کتاب میزان الحق و طریق النجات مین اور پادری
ولیو پول صاحب نے ست متی نزدین وغیرہ مین صاف
صاف لکھا ہے - لیکن تعجب یہ ہے کہ یہی امر خاص بیبل
مین ایک جگہہ نہین بلکہ سیکڑون مقامات پر واقع
ہے چنانچہ دیکھئے اول ہی متی کے انجیل کے پہلے
باب مین جو کرسی نامہ حضرت عیسی کا لکھا ہے وہ
کرسی نامہ مندرجہ انجیل لوقا سے جو تیسری انجیل
ہے بالکل برخلاف ہے حالانکہ وہی یعنے ایک ہی
کرسی نامہ دونون انجیلون مین لکھا ہے چنانچہ
دیکھو انجیل متی کے ۱ باب کی ۲ آیت اور انجیل لوقا
کے ۳ باب کی ۲۳ آیت سے - اس سے بھی بڑھکر یہ ہے
کہ ان دونون کے باہم تو اختلاف ہے سو ہے
خود متی ہی کا بیان کیا ہوا کرسی نامہ مختلف
انجیلون مین مختلف طور پر بیان ہوا ہے چنانچہ متی
کے پہلے باب کی ۱۱ - آیت ریفرنس بیبل رومن کرکٹر
مطبوعہ لندن ۱۸۶۲ء مین یون بیان ہوی ہے کہ
اوزیاہ سے یاکونیاہ اور اسکی بھائی جسوقت
بابل کو اٹھہ جانے پر پیدا ہوی مگر بھی ویبسٹر
انجیل مطبوعہ کلکتہ ۱۸۷۶ء مین یون ہے یوسیاہ
سے یہویاقیم اور یہویاقیم سے یاقونیاہ پیدا
ہوا - غرضکہ کون کون سے آیت کا ذکر کیا جاے
جس شخص کو اس کرسی نامہ کا اختلاف دیکھنا
منظور ہو دونون انجیلون کو ہاتہ مین لیکر دیکھلے
پھر دیکھے عزرا نبی کی کتاب کا ۲ باب آیت ۲
لکھتے ہین وی جو زروبابل کے ساتہ آئے سو
یہ ہین آلی آخر - پھر دیکھو آیت ۵ بنی اسراغ ساتہ
سو چھتر - لیکن برعکس اسکے نحمیا نبی سے کتاب
۷ باب کی ۱۰ آیت مین لکھا ہے - بنی اسراغ چھہ سو
باون - پھر دیکھئے عزرا کی کتاب باب ۲ کی ۶۶ آیت
بنی یاخت مواب بنی یشوع اور یواب سمیت
۲ ہزار آٹھہ سو بارہ لیکن برخلاف اسکے نحمیا نبی
کی کتاب سے ۷ باب کی آیت ۱۱ مین دو ہزار
آٹھہ سو اٹھارہ لکھے ہین اسی طرح اول سے آخر تک
عزرا کی کتاب سے ۲ باب سے نحمیا نبی سے ۷
باب کی مخالفت صدہا نامون اور ہزارون
برسون مین پائی جاتی ہے حالانکہ دونون
نبی تہے اور دونون سے کلام کو ہمارے عیسائی
بھائی کلام الہامی مانتے ہین اور سب سے بڑھکر
لطف یہ کہ دونون نے ایک ہی واقعہ کو یعنے

ایک ہی خاندان کا بیان کیا ہے چنانچہ دونون کے
کتابون ان ابواب کے اوائل کو دیکھنے سے جنمین ان
خاندانون کو ذکر کیا ہے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے
اور یہ امر مسلمان اور عیسائی بلکہ جملہ اہل اسلام
تسلیم کر چکے ہین کہ کتاب الہامی مین ایک شوشہ
کا فرق نہین ہو سکتا جسمین برعکس اسکی فرق پایا
جائے وہ کلام اللہ نہین بلکہ آدمی کا کلام ہے جیسا
کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین ۔

پھر دیکھئے کتاب پیدایش (حصہ اول توریت) کے
۶ باب کی ۶ آیت تب خداوند زمین پر انسان کے
پیدا کرنے سے پچھتایا ۔ اور دلگیر ہوا ۔ اس آیت
سے اور اس پہلی آیتون بلکہ پانچوین باب وغیرہ
کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب زمین پر آدمی
بہت سے ہو گئے اور وہ برخلاف مرضی خداوند
گناہ کرنے لگے اور شرارت پھیلانے لگے تو خداوند
کریم آدمی کے پیدا ہی کرنے سے پشیمان اور رنجیدہ
ہوا لیکن برعکس اسکی کتاب گنتی حصہ سیوم توریت
کے ۲۳ باب کی ۱۹ آیت مین لکھا ہے کہ خدا انسان
نہین جو جھوٹ بولے نہ آدم زاد ہے کہ پشیمان
ہوی ۔ اس آیت نے اوپر کے آیت کو سراسر
جھٹلا دیا ۔ اسی طرح اول سلاطین کے ۱۵ باب
کی ۲۹ آیت مین صاف لکھا ہے کہ اسرائیل کا
ناصح جھوٹ نہین بولتا اور پشیمان نہین ہوتا کیونکہ
وہ انسان نہین ہے کہ پچھتاوے ۔ پھر ایسے
مطلب کا اشارہ حزقیل نبی کی کتاب کے ۲۴ باب
کی ۱۴ آیت مین یون موجود ہے ۔ کہ خداوند
یہ کہتا ہے ۔ یہ ہو جاویگا اور مین اسے کرونگا
مین نہ ہٹونگا نہ چھوڑونگا نہ پچھتاونگا ۔

اور چلئے انجیل متی کے ۳ باب کی ۱۶ آیت
مین لکھا ہے اور یسوع بپتسما پاکے دہین پانی
سے فوراً اوپر آیا اور دیکھو کہ اوسکی خاطر آسمان
کھل گیا اور اسنے خدا کی روح کو کبوتر کے مانند
اوترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا ۱۷ اور دیکھو
کہ آسمان سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے
جس سے مین خوش ہون اس آیت اور دوسری
ایسے ہی آیتون سے جو انجیل مرقس و یوحنا وغیرہ
مین ہین ظاہر ہے کہ جب حضرت عیسیٰ مسیح یردن
دریا مین سے یحیی نبی کے ہاتھ سے اصطباغ پاکر باہر
آئے تو اوپر خدا کی روح کبوتر کے شکل مین یہ
کہتے ہوے کہ یہ (مسیح) میرا پیارا بیٹا ہے جسمین
راضی ہون نازل ہوی ۔ اس آیت سے صاف
ظاہر ہوتا ہے کہ جبتک مسیح نے اصطباغ نہین لیا
اور اوپر روح خدا نازل نہین ہوی تبتک
لوگون کو بلکہ یوحنا تک کو (یحیی نبی) معلوم نہ
تھا کہ یہ مسیح ہے جیسا کہ یوحنا کی انجیل کی پہلے
باب کی ۳۳ آیت مین لکھا ہے کہ مین اوسے نہ جانتا
تھا پر جسنے مجھے بھیجا کہ پانی سے بپتسما دون اسنے
مجھے کہا کہ جسپر تو روح کے اوترتے اور ٹھہرتے
دیکھے وہی ہے جو روح قدس سے بپتسما دیتا ہے اس
آیت مین یوحنا نبی صاف کہتا ہے کہ خدا یعنی

صاحب نے فرمایا کہ جسپر تو روح قدس کو اترتے دیکھی وی
مسیح ہے اور جب تک اوسپر (مسیح پر) روح نہ اوتری
مین اوسے نہ جانتا تہا۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ مسیح پر
روح القدس کبوتر سے شکل مین اصطباغ یانیکے بعد
نازل ہوی پیشتر کبہی نازل نہین ہوی تہی اور یحیی
کو اپنے اقرار کے مطابق لازم تہا کہ جب روح
مسیح پر اُترتی تب مسیح کو شناخت کرتا جیسا کہ وہ
خود کہتا ہے۔ لیکن ایسا نہین ہوا بلکہ بپتسما لینے
سے دو روز پہلے کہ اوسوقت تک مسیح نے نہ تو
بپتسما لیا تہا اور نہ اوسپر روح اوترتی تہی یوحنا
نے مسیح کو شناخت کر لیا چنانچہ انجیل یوحنا کے
اول باب کی ۲۷ آیت مین برخلاف اپنے ہی
اظہار کے یحیی نے فریسیون اور فقیہون کو جواب
مین یون کہا ۲۷۔ یوحنا نے جواب مین اونہین
کہا کہ مین پانی سے بپتسما دیتا ہون پر تمہاری
درمیان۔ ایک کہڑا ہے جیسے تم نہین جانتے
یہ وہی ہے جو میرے پیچہے آنے والا ہے اور مجہ
سے مقدم تہا پہر اسی باب کے ۳۲ آیت مین لکہا
ہے کہ یوحنا نے مسیح کی بابت پکار کر گواہی دی
اور کہا کہ دیکہو وہی مسیح ہے جو جہان کے گناہ
اوٹہا اوٹہا لیجاتا ہے اور یہی وہ برہ ہے وغیرہ
وغیرہ حالانکہ اوسوقت تک مسیح سے اوپر روح
نازل نہین ہوی تہی اور نہ اوسنے بپتسما پایا
تہا پس یا تو یوحنا نبی ہوکر جہوٹہ بولا یا انجیل
کی غلطی ہے کہ ایک انجیل کی عبارت دوسری

انجیل سے برخلاف ہے۔ باقی آیندہ

راقم محمد مراد علی بیمار۔ اجمیر

مسئلہ

احادیث کی ماننے کا مسٹر فانڈر صاحب و پادری عماد الدین صاحب نے میزان الحق و تواریخ محمدی مین بہت کوشش کر دکہائی ہے اور اپنے دعوی مین یہ سمجہا کہ گویا ثابت کر دیا مسلمان کا ماننا ہٹ دہرمی ہے۔۔

یہ علم حدیث جسکو انگریزی مین تریدیشن اور روایات کو ہسٹورین کہتے ہین مسیحی و مسلمان دونون مذہب مین مانی جاتی ہے کچہ خاص فعل مسلمانون کا نہین ہے اور یہود مین بہی حدیث کا رواج ہے اور سب سے بڑے عامل بالحدیث فرقہ رومن کتہولک ہین اور آجتک میان کتہلک اور چرچ میسن و باپٹسٹ کی تکرار دونون طرفین سے رد و قدح چلتی ہے یہ انکی کتاب کو جہوٹی کہتے ہین مجہے سخت تعجب ہے کہ طرفین کو اس نصیحت مسیح کا کچہ خوف نہ آیا کہ مین تم مین رہون گا اور تمہاری ساتہ روح القدس رہیگا اسوقت کی پادریون سے مراد نہ ہو ورنہ ایسی جنگ آپسمین واقع نہ ہوتی مگر مشکل یہ ہے جو کہ خاص موعود اس وعدہ کی حواری ہین اونکی کتاب مین بہی اختلاف ہوا ہے۔ غلاتیہ ۲ باب ۱۳ اعمال ۵ باب نمبر ۲۸ غلاتیہ ۲ باب نمبر ۱۱ یعقوب ۳ نمبر ۲ ہم سب کی سب بہت سی باتون مین خطا کرتی

ہین یعقوب حواری کا خود اقرار ہے کہ ہم لوگون سے
خطا بھی ہوتی ہے اسپر ساری عبارت انجیل کو
معصوم والہامی مان لینا سراسر خطا ہے دبنا
تحقیق الہام کی پوری بحث اپنی مقام پر اوگی
اسجا صرف مباحث فن حدیث سے ایک کتاب
نہایت مستند ایک پادری کتھلک چرچ کے
ملک فرانس نے درباب اثبات احادیث
در اقوال باطلہ پر اور سنت و باپسٹ
مین تحریر کیا ہے ترجمہ اوسکا بزبان انگریزی
فلدن مین چھپا ہے مین نام کتاب معہ نام
مصنف لکھدیتا ہون

نام کتاب
The bible and the
rule of faith

نام مصنف
by. Rev.
Louis Tajare Bryn

صاحب موصوف اسبات کو بڑی زور اور دلائل
سے ثابت کرتے ہین کہ احادیث کا ماننا گویا
درحقیقت خود بائبل سے انکار کرنا ہے اور جسقدر
حاشیہ ذیل مین لوٹ دیا ہے اگر کل عبارت
نقل کرون تو خاص ہوجاوے بنا برمنتخب
اسکا بطور نمونہ کے پیش کرتا ہون۔

متی ۲۸ باب نمبر ۱۹ متی ۷ باب نمبر ۱۵
یہوداہ ۱۲ ۲ تمطاوس ۳ باب نمبر ۱۶
مارک ۱۶ باب نمبر ۱۵ اعمال ۲ باب نمبر ۳۹
۲ طیلس ۳ باب نمبر ۱ یوحنا ۵ باب نمبر ۳۹
اعمال ۱ باب نمبر ۲ - ۲ پیٹر ۲ باب نمبر ۱۷ - مگر
۱۴ باب نمبر ۹ اعمال ۱۰ باب نمبر ۲ لوک
۲۲ باب نمبر ۳ ۴ اعمال ۱۰ باب نمبر ۱۳ -
یوحنا ۱۰ باب نمبر ۱۹ اضی ۱۴ باب نمبر ۱۲ -
۲ پطرس ۳ باب نمبر ۱۶ یوحنا ۲۰ باب نمبر ۲۰
پطرس ایسا معلم وجلیل الشان حواری جسکو
مسیح نے اپنا جانشین کیا و کہا کہ اسپتھر پر
مین اپنا کلیسا بناؤن گا و بہشت و دوزخ کی
کنجیان دیا وہ کہتے ہین کہ ایسا مضمون مسیح
ایسے ہین کہ ہر ایک آدمی سمجھ نہین سکتا مگر
مرحبا مشنریون کو کہ وہ تو سیزدہم حواری
ہوگئی جو پوری پوری انجیل سمجھنے کے مدعی ہین
کون کون مقام جو کہ بطور احادیث کے انجیل
مین ہے رسالہ کرسٹین ایویڈنس چھاپہ

کلکتہ باپٹسٹ مشن پریس

نام کتاب
Manual of the
Christian Evidence

متی ۲ باب ۱۳ متی ۳ نمبر ۲ متی ۸ نمبر ۵
متی ۹ باب نمبر ۱۴ متی ۱۰ باب نمبر ۱۴
متی ۴ باب ۱۸-۲۲ متی ۱۱ باب ۸ ۳ متی
۱۴ باب شہادت یحی متی ۱۶ باب نمبر ۱
متی ۲۱ باب نمبر ۲۳ لوک ۱ باب نمبر ۲۶ -
لوک ۲ باب ۸ - لوک ۳۳ باب ۸ ۳ متی
۳ باب ۲۳ متی ۲ باب ۱ لوک ۲ باب ۳۶
متی ۲۷ باب ۹ ۵ متی ۲۷ باب ۳ خاصہ

روئے مصنفین کا یہ ہے کہ وہ باتین جو کہ مسیح نے
روحانی طور پر حواریون سے کلام یا خواب مین
سنا یا دیکھا یا کہ خود مسیح کے پاس یہودی و
فرد وسی دیگر کاتب و امام نے اگر کسی گفتگو کی
وہ تو کلام مئی لفین کا صرف بطور روایت و تاریخ
سے انجیل مین حواریون نے بغرض مسلسل رہنے
حکایت و قصہ کے درج کی اور انجیل تو وہی
ہے کہ جو کچھ مسیح نے اپنی زبان سے بیان کیا
یا حواریون نے کلام مسیح کو زیادہ شرح
کرکے عام فہم لوگون کے لئے بیان کیا اور راقم
پوچھتا ہے کہ کمنٹری یعنے تفسیر ہسٹوری جرچ
یعنے تاریخ کلیسیا لایف اف جیزس کرائسٹ یعنے
کتاب سیر حضرت مسیح کی لایف آف اپاسٹلس
یعنے کتب سیر حواریان کتاب تواریخ کتاب
سلاطین مندرجہ عہد عتیق یہ سب روایات ہین
فہرست کتب احادیث بعقید مصنفین۔

سینٹ آگناشس	سنت اریجن۔
سینٹ پولی کرپ	سینٹ تہریا
سینٹ کلیمنٹ۔	سینٹ فرانسس
سینٹ سپرین	سینٹ چارلس بروکر
سینٹ جیروم	سینٹ وینسنٹ
سینٹ آمبروس	سینٹ جسیم
سینٹ آگسٹین	سینٹ جسنن۔

تی ایچ ہارن کا انٹروڈکشن اوتن دی اسکرپچر
ین کتب درجہ دوم کی بڑی فہرست مندرج ہے

جسکو عام عیسائی اوسکو کتب غیر الہامی بطور احادیث
کی مانتی ہین اور پادری عماد الدین صاحب نے
بھی ہدایۃ المسلمین مین کتب احادیث مان
لیا ہے۔ باقی آیندہ

نزول اجلال حضور عالیہ بیگم صاحبہ بہوپال

کیا وقت سعید و ساعت برکت و فیروزی ہے اور
اہالی کلکتہ کیسے خوش نصیب ہین کہ ان دنون
حضور عالیہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ جی
سی ایس ائی والیہ ریاست بہوپال جنکی خوش خلقی علم
دوستی دانش پژوہی بیدار مغزی دور اندیشی
کرم و سخا جود و عطا سے ایک جہان واقف ہے
اور جنکی بلاغت و فصاحت کا شہرہ تمام عالم
مین پڑا ہوا ہے اسشی شہر مین رونق افروز ہین۔
سمجھے جیسا کہ دو ہفتون مین آپ کی آمد کی خبر لکھی
تھی مطابق اسکے آپ موخدم و حشم و اعوان
و عبید ۲ رمایہ کی جم سے ساڑھے سات بجے
داخل اسٹیشن ہنرہ ہوئے ۱۹ توپون کی سلامی
سر ہوی و ہوم پر ہوئی کہ حضور عالیہ بیگم صاحبہ نے
شرف قدوم زینت فرمایا آپ سے ہمراہ رکاب
والا خطاب جناب مستطاب نواب صدیق حسن
خانصاحب بہادر بھی تشریف رکھتے ہین نواب
صاحب کی ذات بابرکات بھی محتاج بیان نہیں ہے
باوجودیکہ ثروت و دولت ہر کہہ و مہہ سے اخلاق
سے ملتے ہین گویا خلق عظیم سے محل صحیح واقع
ہوے ہین تکبر سے سایہ سے اونہین نفرت ہے علم

طبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد بشیر سے اہتمام سے چھپا۔